نابینا علماء

مولانا محمد حبیب الرحمٰن خان شروانی

ستایش کنم ایزد پاک را که دانا و بینا کند خاک را

الحمدلله رب العالمین والصلوة والسلام علی رسوله الامین واله واصحابه اجمعین

دنیا میں آنکھیں بہت بڑی نعمت ہیں ان سے محروم ہوجانا قدرت کے ایک بیش بہا عطیہ سے محروم ہوجانا ہے جن کی بینائی جاتی رہتی ہے وہ عام طور پر عضو معطل خیال کر لئے جاتے ہیں اوران کی نسبت یہ مان لیا جاتا ہے کہ وہ کسی کام کے نہیں رہے وہ خود بھی اپنے آپ کو ایسا ہی سمجھنے لگتے ہیں مگر ایسا خیال کرلینا ان بیش قوتوں کی ناشکری ہے جو خداوند عالم نے علاوہ آنکھوں کے انسان کو بخشی ہیں۔آنکھ دماغ کے بہت سے مخبروں میں سے ایک مخبر ہے ایک مخبر کے کام آجانے سے سرداریکوں بیکار تسلیم کرلیا جائے۔آنکھ بہت سے اعضاء میں سے ایک عضو ہے وہ جاتی رہے تو یہ کیوں تصور کیا جائے کہ سب اعضا نکمے ہوگئے یہ سمجھنا بے شک ٹھیک ہے کہ ایک نہایت نفیس وعزیز عضو جاتا رہا۔مگراس کے جانیکے بعد اور سارے قوائے عقلی کو بیکار کردینا نکموں کا کام ہے۔نابیناؤں کو دیکھ کر ہر ایک کو رحم آتا ہے۔مگر یہ عبرت کم ہوتی ہے کہ ہم اپنی آنکھوں کی قدر کریں اوران سے اعلی خدمت لیں۔یورپ میں اس زمانہ میں ترقی کے میدان میں اندھوں کی تعلیم بھی تیز قدمی دکھارہی ہے انگلستان میں ایک عظیم الشان مدرسہ بمقام سکس کالج نابیناؤں کی تعلیم کے واسطے قائم ہے وہاں کے بابصیرت نابینا پڑھنے والوں اوران کی تعلیم کے حالات پڑھ کر حیرت اور حیرت کے ساتھ عبرت ہوتی ہے۔قدرت کی فیاضی کا سبق حاصل ہوتا ہے اور یہ ثابت ہوتا ہے کہ خداوند تعالی کسی سے کوئی نعمت سلب فرمالیتا ہے تو اس کی تلافی دوسری طرح فرمادی جاتی ہے اس مدرسہ کے اندر جس وقت انسان داخل ہوتا ہے در ودیوار سے بزبان حال یہ صدا آتی ہے۔

ہے عجب سیر اگر دیدۂ بینا دیکھے دیکھنا ہو جسے عبرت کا تماشا دیکھے

کسی طرف لڑکے کرکٹ کھیلتے ہوئے نظر آتے ہیں کسی طرف لڑکیاں ترتیب وصفائی سے نصف دائرہ کی شکل میں بیٹھی ہوئی ہیں ان کے مقابل استانی بیٹھی کوئی دلچسپ قصہ سنارہی ہے لڑکیوں کے دل

فاضل ہونے کے باکمال طبیب بھی ہیں۔سوال کیا گیا کہ آپ کو اقلیدس کی شکلوں کی ہیئت کذائی کیوں کر معلوم ہوئی تو انہوں نے کہا کہ میرے استاد نے میری پشت کو سلیٹ اور اپنی انگلی کو قلم بنالیا تھا۔دائرہ مثلث وغیرہ کی شکل وہ اپنی انگلی سے میری پشت پر کھینچ دیتے تھے اور اس ذریعہ سے اشکال کی ہیئت خاص میرے ذہن میں آجاتی تھی۔

تاریخ ابن خلکان' تذکرۃ الحفاظ امام ذہبی' نزہتہ الالباء علامہ ابن انباری کی مدد سے مسلمان نابینا فضلا کے حالات میں نے اس مقالہ میں جمع کئے ہیں۔اس کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ علم تفسیر' حدیث' فقہ' ادب' فرائض' حساب وغیرہ علوم نقلی و عقلی میں نابینا کامل گزرے ہیں بعض افراد ان میں مثلاً قتادہ' ابوالعلا معری بشار اپنے اپنے فن میں ایسے باکمال ہوئے ہیں کہ بینا علماء میں ان کی نظیر مشکل سے نظر آئیگی انہوں نے بڑے بڑے پایہ کی کتابیں تصنیف کیں ان کے حلقہ درس میں بڑے بڑے نامور علماء پیدا ہوئے۔

حیف اے اہل اسلام اب ہم میں آنکھوں والے اس نعمت کی قدر نہیں کرتے جس کو اگلے نابینا تک آنکھوں سے لگائے ہوئے تھے۔کاش ان نابیناؤں کے حالات دیکھ کر ہماری آنکھیں کھلیں' عبرت حاصل ہو اور سوچیں کہ اللہ تعالی کی عطا کی ہوئی قوتوں سے کام نہ لینا سخت کفران نعمت ہے اور جس روز نعمتوں کا حساب ہوگا اس روز ہم کیا جواب دینگے میری دلی آرزو ہے کہ یہ مختصر مقالہ دلوں میں اثر کرے اور آئینہ داری در محلّہ کوراں'' کا مصداق نہ ٹھہرے والسلام علی من اتبع الھدی۔

(خاکسار محمد حبیب الرحمٰن خان شروانی: بھیکن پور ضلع علی گڑھ غرہ رجب المرجب ۱۳۱۸ھ)

اب ان عظیم علماء کا بیان ہوتا ہے جو بصارت سے تو محروم تھے مگر بصیرت ان میں کمال کی تھی......

(۱) حضرت قتادہ (رضی اللہ عنہ)

ابوالخطاب کنیت وطن بصرہ ۶۰ھ میں پیدا ہوئے جلیل القدر تابعی اور بڑے پایہ کے مفسر تھے' تفسیر کے علاوہ حدیث' علم الانساب' تاریخ عرب اور علم ادب ولغت میں ان کی جلالت شان اور کمال مسلم ہے۔ابوعبیدہ کا بیان ہے کہ کوئی دن ایسا نہ ہوتا کہ خلیفہ دمشق کے دربار کا شتر سواران کے دروازہ

☆ مامضی فات وما ذھب مات فلا تفکر فیما مضی فقد ذھب وانقضی۔ ☆

پر مذکورہ بالا علوم کے متعلق کوئی بات دریافت کرنے نہ آتا ہو۔سعید ابن المسیب کے شاگرد ہیں۔جب ان کی خدمت میں پڑھنا شروع کیاتواس کوشش وجد کے ساتھ علم حاصل کرتے تھے کہ ابن المسیبؒ گھبرا اٹھے اورتیسرے روز فرمانے لگے اے اندھے تو یہاں سے نکل تو نے مجھ کو نچوڑ لیا۔ان کا قول ہے کہ میں نے کسی محدث سے حدیث دوبارہ سنانے کی فرمائش نہیں کی اور جو بات میرے کان میں ایک دفعہ پڑگئی حافظہ میں محفوظ ہوگئی۔امام احمد ابن حنبل نے ان کی نسبت فرمایا ہے کہ تفسیر واختلافی مسائل کے سب سے زیادہ عالم ہیں امام ممدوح نے ان کی فقاہت کی بھی تعریف فرمائی ہے۔بصرہ کے بلند وپست حصوں میں بے تکلف بغیر رہبر کے پھرتے تھے۔ایک روز پھرتے پھرتے ایک مسجد میں پہنچے۔وہاں ابن عبید وغیرہ بیٹھے تھے۔اتفاقاً اسی وقت ان لوگوں نے حضرت حسن بصری کا حلقہ چھوڑ کر اپنا حلقہ جدا قائم کیا تھا۔ان کی آواز سن کر قتادہ سمجھے کہ حسن بصری کا حلقہ ہے۔قریب آئے تو اصلی حال معلوم ہوا بیساختہ زبان سے نکلا **ھؤلآء المعتزلة** اس روز سے گروہ مذکور کا یہی لقب ہوگیا۔۱۱۸ھ میں شہر واسط میں مبتلائے طاعون ہوکر رحلت فرمائی۔

(۲)شاعر مشہور بشار

ابو معاذ کنیت تھی۔اصل میں ایرانی تھے۔نابینا پیدا ہوئے۔آنکھوں کے حلقے سوجے ہوئے اور سرخ۔بلند بالا، خوب توانا اور فربہ، چہرہ پر کثرت سے چیچک کے داغ۔یہ حلیہ تھا۔جو شعرا اسلام کے بعد پیدا ہوئے ان میں اول درجہ کے شاعر ہیں خلیفہ بغداد مہدی کے مداحوں میں تھے مہدی کے زمانہ میں زندقہ کا بڑا زور تھا اور دربار خلافت پوری قوت سے اس کو دبا رہا تھا۔ان پر بھی یہ الزام لگایا گیا اور سزا میں ستر درے کا حکم ہوا۔زندہ دل شاعر اس سخت سزا کو برداشت نہ کرسکا۔اور اسی صدمہ سے جان دے دی۔یہ ۱۶۸ھ کا واقعہ ہے۔عمر نوے برس سے زاید تھی۔بعض عزیزوں نے لاش لے جاکر بصرہ میں دفن کردی۔ان کی یہ رائے بیان کی جاتی ہے کہ آگ خاک سے بہتر ہے لہذا ابلیس نے آدم کو سجدہ نہیں کیا تو اچھا کیا۔اس مضمون کا ایک شعر بھی ان کی طرف منسوب ہے۔

الارض مظلمة والنار مشرقة　　　والنار معبودة مذ كانت النار(۱)

مگر معلوم یہ ہوتا ہے کہ دشمنوں نے بیچارہ کے تباہ کرنے کے لئے یہ مضمون ایجاد کیا تھا اور اس کی متعدد دلیلیں ہیں۔ابن خلکان نے یہ قول نقل کیا ہے کہ بشار کی کتابیں چھانی گئیں۔مگر یہ مضمون کہیں

نظر نہیں پڑا۔دوسرے یہ کہ ان کی ایک کتاب پر لکھا ہوا تھا کہ میں نے حضرت عباس کے پروتے مسلمان کی اولاد کی ہجو لکھنے کا ارادہ کیا تھا' لیکن مجھ کو ان کی قرابت رسالت کے خیال نے اس ارادہ سے باز رکھا جس شاعر کے دل پر خاندان نبوت کا ادب ایسا حاوی ہو کہ وہ اس کی ہجو کے اعادہ کو پست کردے وہ زندقہ کی جانب مائل نہیں ہوسکتا۔سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ علامہ طبری نے ان کی تعزیر کی وجہ یہ لکھی ہے کہ بشار نے مہدی کے وزیر کی ہجو کی تھی وزیر نے خلیفہ سے یہ جالگایا کہ بشار نے آپ کی ہجو کہی ہے مہدی نے بگڑ کر پوچھا کیا ہجو کی ہے؟وزیر نے جان کی امان لیکر دو شعر پڑھ دیئے حکم ہوا کہ بشار حاضر کیا جائے وزیر کو کھٹکا ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ بشار آئے اور مدحیہ اشعار پڑھ کر جان بخشی کرالے اور موقع ہاتھ سے جاتا رہے اس برہمی کو غنیمت سمجھ کر بشار کو دریا میں ڈلوادیا۔بشار کا کلام بہت مشہور ہے۔تغزل میں یہ شعر مشہور ہے۔

حل تعلمین وراء الحب منزلة تدنی الیک فان الحب اقصانی

۔محبت سے بڑھ کر اگر کوئی ایسی منزل جانتی ہو جو مجھ کو تجھ کو قریب کردے۔تو وہ مجھ کو بتادے اس لئے کہ محبت کر کے میں تجھ سے دور ہوگیا۔

شعر ذیل کی نسبت ابن خلکان کہتے ہیں کہ شعرائے مولدین نے غزل میں اس سے بہتر شعر نہیں کہا:

اناوالله اشتهی سحر عینیک واخشی مصارع العشاق

تیری آنکھوں کے سحر کا مشتاق ہوں لیکن عشاق کے صدموں سے کانپتا ہوں۔

(۳)فقیہ شافعی زبیر بصری

اپنے عصر میں اہل بصرہ کے پیشوا فقہ شافعی کے حافظ ادب میں صاحب دستگاہ اور بصرہ میں مدرس تھے۔دارالسلام بغداد میں بھی رہے اور حدیث پڑھائی۔بہت سے لوگوں نے ان سے حدیث روایت کی ہے۔صحیح الروایہ اور ثقہ تھے فقہ میں کافی' کتاب النہیۃ' کتاب ستر العورۃ' کتاب الہدایۃ' کتاب الاستشارہ والاستخارہ' کتاب افاضۃ المتعلم وکتاب الامارہ وغیرہ بہت سی تصانیف یادگار چھوڑیں ۳۲۰ھ میں وفات پائی۔

(۴)ابومعاویہ

محمد نام۔کوفہ وطن ۔۱۱۳ھ میں پیدا ہوئے ۔امام اعمشؒ اوران کے ہم طبقہ علما سے علم حدیث حاصل کیا۔بیس برس اعمش کی صحبت میں رہے۔ان کا قول ہے کہ میرے آنکھوں والے ہم سبق اعمش کی

درس گاہ سے اٹھ کر میرے ساتھ مکان پر آتے اور میں ان کو اپنی یاد سے وہ حدیثیں لکھوا دیتا جو شیخ کے یہاں سنی ہوتیں خلیفہ ہارون رشید ان کے ساتھ بہت تعظیم وتکریم سے پیش آتا۔

امام ابن حنبلؒ یحیی ابن معین اور ائمہ حدیث ان کے شاگردوں کے زمرہ میں ہیں۔ان کی جلالت شان اس سے معلوم ہوتی ہے کہ جب شعبہ ان کی موجودگی میں اعمش کی احادیث کی روایت کرتے تو ان سے پوچھتے جاتے کہ اسی طرح ہے جس طرح میں نے روایت کی۔حافظ قرآن بھی تھے۔ابن مدینی نے ڈیڑھ ہزار حدیثیں ان سے روایت کیں۔

(۵) سہل ابن بکار

ابو بشر کنیت۔بصرہ کے رہنے والے تھے۔امام شعبہ وغیرہ بہت سے شیوخ حدیث سے اس علم کو حاصل کیا۔ابوزرعہ وابو مسلم وغیرہ حدیث کے مشاہیر ان کے شاگردوں میں تھے۔ابوحاتم نے ان کو ثقہ بتایا ہے......۲۲۷ ہجری میں وفات پائی۔

(۶) محمد ابن منہال محدث

امام جعفر کنیت۔بصری ہیں۔ابوعوانہ اور ان کے طبقہ کے شیوخ سے حدیث کی روایت کی۔امام بخاری ومسلم وابوداؤد وابوالعلی وغیرہ ان کے شاگرد ہیں۔بلند مرتبہ امام تھے۔روایت بالکل اپنے حفظ کے بل پر کرتے تھے۔ائمہ فن نے ان کی توثیق کی ہے۔کوئی کتاب مدد کے لئے ان کے یہاں نہیں رہتی تھی۔کسی نے پوچھا کہ کوئی کتاب آپ کے پاس ہے۔کہاہاں میرا سینہ۔حافظہ کی قوت میں ممتاز تھے۔ابن خرزاد کامقولہ ہے کہ میں نے قوت حافظہ میں چار شخص بے بدل دیکھے'ابن منہال'ابن عرعرہ'ابوزرعہ اور ابوحاتم۔اور ابویعلی موصلی کے سامنے ان کا ذکر آیا تو انہوں نے تعظیم سے ذکر کیا اور کہا کہ بصریوں میں ان کے وقت میں ان کا سا حافظہ کسی میں نہ تھا۔شعبان ۲۳۱ھ میں رحلت کی۔

(۷) ابومعشر

حمدویہ نام۔بخارا کے باشندے تھے امام بخاری کے مستملی اور روایت حدیث میں ثقہ تھے۔محمد ابن سلام بیکندی وغیرہ کے شاگرد ہیں اور محمد ابن احمد وغیرہ محدثین بخارا کے استاد، ذہبی لکھتے ہیں کہ میرا خیال یہ ہے کہ انہوں نے سفر نہیں کیا۔

(۸) مغیرہ ابن مقسم

ابو ہشام کنیت ۔کوفہ کے رہنے والے تھے۔۸۱ھ میں پیدا ہوئے دنیا میں آئے تو آنکھوں میں نور تھا فقیہ اور محدث ہیں ذکاوت اور طباعی میں عجوبہ روزگار تھے۔شعبی، مجاہد ابراہیم نخعی جیسے بلند پایہ ائمہ سے فن حدیث وفقہ حاصل کیا اور شعبہ وابو عوانہ جیسے عالی رتبہ امام ان کے شاگردوں کی فہرست میں ہیں۔امام ابن حنبلؒ نے ان کے حافظہ، ذہانت اور اتباع سنت کی تعریف فرمائی ہے مغیرہ کا قول ہے کہ جو بات ایک دفعہ میرے حافظہ کے خزانہ میں آ گئی کبھی گم نہیں ہوئی۔

(۹) حماد ابن زید

ابو اسمعیل کنیت ۔وطن بصرہ۔ابن دینار وغیرہ محدثین سے روایت کی ابن المدینی ان کے تلامذہ میں ہیں۔ابن مہدی کا قول ہے کہ ان کے اپنے زمانہ میں چار آدمی امام الناس تھے۔سفیان ثوری امام مالک، اوزاعی اور حماد ابن زید ابن مہدی کا یہ قول بھی ہے کہ بصرہ میں ان سے بڑھ کر فقیہ نہ تھا۔جس روز انتقال ہوا ، اسلامی دنیا میں ان کی شان وطرز کی نظیر موجود نہ تھی۔ابو اسامہ کا قول ہے کہ حماد کے رویہ میں نوشیروانی دبدبہ اور فقہ میں فاروقی شان عیاں تھی۔ان کو خود اپنی روایت کردہ چار ہزار حدیثیں از بر تھیں اور اس خوبی سے کہ (بقول ایک امام حدیث کے) کسی روایت میں خطا نہیں کی۔۱۷۹ھ میں اکیاسی برس کے سن میں رحلت کی۔.................(جاری ہے)

توہینِ رسول اور اسلامی قوانین

☆☆

تالیف شیخ الاسلام مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی

ناشر: جمعیت اشاعتِ اہل سنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر کراچی